علامہ شمس الحق افغانی

عزم آہن گداز اور قلب گریہ بار کا حامل

وما کان قیس هلکہ، هلک واحد۔ ولکنہ بنیان قوم تهدما

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے میں تقریباً چالیس سال سے متعارف ہوں ہمارے شیخ حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کی آپ پر خاص نظر عنایت تھی۔ خود حضرت امیر شریعت سے میں نے بارہا سنا کہ بھائی میں کچھ نہیں ہوں جو کچھ مجھے حاصل ہوا ہے۔ وہ حضرت انور کی نگاہ کرم کا نتیجہ ہے اس نگاہ کرم کی فیض بخشی کا تو خود ہم اور صدہا دیگر حضرات نے بھی مشاہدہ کیا۔ کہ دین کا ایک پیچیدہ مسئلہ درپیش ہے۔ ماہر الفن، مسلّم اور مشہور علماء نے اس پر گھنٹوں تقریریں کیں لیکن پھر بھی وہ عوام کو پوری طرح ذہن نشین نہیں ہوا۔ لیکن جب حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اس کو سٹیج پر سمجھانے کے لئے اٹھتے تو اپنی سحر آفریں خطابت کے ذریعے چند جملوں میں اس کو ایسا ذہن نشین کر دیتے تھے کہ تازیست وہ مسئلہ سامعین کے ذہن میں نقش ہو کر قائم رہتا۔ اس علمی کمال کے علاوہ آپ کی ذات دیگر بلند پایہ ممتاز ہستیوں کی طرح جامع اضداد تھی۔ فقر ظاہری غناء باطنی۔

اشد آ، علی الکفار رحماء بینهم

باطل کے مقابلے میں عزم آہن گداز اور تائید حق کے لئے قلب گریہ بار کے حامل تھے۔ حافظ شیرازی کا یہ شعر آپ کی حالت کا ترجمان تھا۔

گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی بین
کہ ناز بر فلک و حکم برستارہ کنم

آپ فوت ہوئے لیکن آپ نے اپنی طوفانی اور تلاطم خیز جدوجہد کے ذریعہ مسلمانوں کے قلوب پر غیرت دین اور حمایت حق کے جو نقوش ثبت کئے ہیں۔ ان پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ یہ آپ کا زندہ جاوید کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ درجہ عالیہ اور خلعت صدیقیت سے آپ کو نوازے آمین باقی اپنا حال تو یہ ہے۔